B.A Part III urdu. Hon. Paper 5th

Dr. Shahnaz Ara.
Deptt of urdu.
Dr. L.K.V.D. college.

غزوہ بدر کے اسباب ونتائج پر روشنی ڈالیے

قریش کا قافلہ حسب معمول تجارت کے لیے شام کے ملک میں گیا ہوا تھا۔ امیر قافلہ ابوسفیان تھے اور تیس اور ۴۰ آدمی قریش کے ان کے ہمراہ تھے۔ وہاں سے خرید و فروخت کر کے جب مکہ کو واپس آ رہے تھے تو مدینہ کے قریب ان کے جاسوسوں نے اطلاع دی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مع اصحاب کے اسی قافلہ پر حملہ کی تیاری کر رہے ہیں۔ یہ سن کر ابوسفیان نے ایک تیز رو قاصد مکہ کو روانہ کیا کہ قریش کو خبر دے کہ وہ جلد مدد کو پہنچیں ورنہ ان کا تمام مال لٹ جائے گا۔ یہ اطلاع پاتے ہی قریش مکہ سے نہایت جوش و خروش کے ساتھ روانہ ہو گئے۔ ابوسفیان ساحل بحر سے اپنے قافلہ سے نکال لے گئے۔ اور قریش کے لوگوں کو پیغام بھیجا کہ واپس چلے جاؤ۔ لیکن ابوجہل نے ازراہ نخوت انکار کر دیا۔ اور کہا کہ بدر میں جہاں عرب کا سالانہ اجتماع ہوتا ہے وہاں ہم پہنچیں گے۔ تین روز تک وہاں دعوتیں کریں گے اور جشن منائیں گے تاکہ عرب میں ہمارا اور قریش کی شہرت اور ہماری طاقت کا رعب ہمیشہ کے لیے حاوی ہو جائے گا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم ۹ رمضان ۲ھ مطابق مارچ ۶۲۴ء کو صحابہؓ کی ایک جماعت کے ساتھ مدینے سے نکلے۔ وادی ذفران میں پہنچ کر معلوم ہوا کہ قافلہ نکل گیا اور اہل مکہ کا عظیم الشان لشکر بدر کی طرف آ رہا ہے۔ آپ نے صحابہؓ سے مشورہ کیا۔ چونکہ جنگ کے ارادے سے نہیں گئے تھے۔ اس وجہ سے بعض لوگوں نے بے سروسامانی کے ساتھ قریش کے مقابلہ میں جانا پسند نہ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ کا وعدہ ہے کہ دونوں گروہوں میں سے کسی ایک پر تم کو فتح ہوگی۔ اب وہ قافلہ نکل گیا۔ اس لیے اہل مکہ کے لشکر پر ہماری کامیابی یقینی ہے۔

قریش کے بہت سے سردار قتل اور قید ہوئے ستر آدمی گرفتار ہوئے۔ باقی بھاگے اور بہت سے ہتھیار چھوڑ گئے [illegible] فتح ہو گئی۔ نبی ﷺ نے ان اسیران جنگ کے متعلق صحابہؓ سے مشورہ کیا۔ حضرت عمرؓ کی رائے یہ تھی کہ چونکہ یہ لوگ عداوت پر تلے ہیں اس لیے ان کو قتل کر دینا چاہیے۔ مگر حضرت ابوبکرؓ اور اکثر صحابہؓ نے قتل کو پسند نہ کیا اور یہ رائے دی کہ فدیہ لے کر چھوڑ دینا مناسب ہے۔ رحمت عالم ﷺ نے اسی کو ترجیح دی۔ مگر چونکہ اب تک کسی نبی کے لیے فدیوں کا لینا اور مال غنیمت حلال نہیں کیا گیا تھا۔

آنحضرت کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے بارے میں کوئی خاص حکم ابھی نہیں ملا تھا اس لیے مشورہ سے جواب نازل ہوا۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا کہ نبی کے شایان نہیں ہے کہ ملک میں اچھی طرح خون ریزی کئے بغیر لوگوں کو قیدی بنائے۔ تم دنیا کا سرمایہ چاہتے ہو اور اللہ آخرت کا۔ اللہ غالب ہے۔ حکمت والا ہے۔ اگر اللہ تمہاری معافی پہلے نہ لکھ دی ہوتی تو جو کچھ تم نے لیا اس کی وجہ سے بڑا عذاب تم پر نازل ہوتا۔ غرض جو کچھ مال غنیمت ملا ہے۔ اس کو حلال سمجھ کر کھاؤ۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

ہر ایک اسیر کا چار ہزار درہم فدیہ مقرر کیا گیا۔ اہل مکہ جب مطلع ہوئے کہ اپنے عزیزوں کو فدیہ بھیج کر آزاد کرا لیا۔

غزوہ بدر حقیقت میں شوکت اسلام کا سنگ بنیاد تھی جس وجہ یہ کہ جو لوگ اس میں شریک ہوئے وہ قطعی جنتی قرار دیے گئے۔ کیونکہ اسلام کے سب سے بڑے دشمن قریش تھے۔ ان کی قوت کا خاتمہ ہوگیا۔ ابوجہل اور عتبہ و شیبہ وغیرہ تقریباً ستر سرداران قریش مارے گئے۔ اور تقریباً اتنے ہی گرفتار ہوئے۔ اس کے مقابلے میں مسلمان شہداء کی کل تعداد 12 تھی۔ اس کامیابی کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حق کا ناصر ہے۔ اس نے فتح کی خوشخبری پہلے ہی دے دی تھی۔ علاوہ بریں آسمان سے فرشتوں کی فوج بھی اتار دی تھی جس سے مسلمان کے دل مضبوط ہو گئے۔

Shahnjara

Ajanta

Scanned with CamScanner